بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت

افادات

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

امیر: عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

رابطہ: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

فون نمبرز: 048-3881487, 0321-6353540, 0335-7500510

ای میل: markazhanfi@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت

افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

تمہید:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی کا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کی طرف سے جو نبیوں کی تعداد متعین تھی وہ تعداد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے سے پوری ہو چکی ہے اب کسی ایسے نبی کی نبوت کا قائل ہونا جس سے تعداد میں اضافہ ہو یہ ختم نبوت کے عقیدہ کے منافی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرتبہ اور زمانہ کے اعتبار سے اللہ تعالی کے آخری نبی ہیں اللہ تعالی نے آپ علیہ السلام پہ نبوت کے کمالات کو اس طرح مکمل فرما دیا کہ آپ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں آپ بغیر کسی تاویل و تخصیص کے خاتم النبیین ہیں۔ حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کا عقیدہ اسلامی کے ان بنیادی عقائد میں سے ہے جن کے بارے امت اجابت کی کبھی دورائے نہیں ہوئیں۔ حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے پہ نقل و عقل متفق ہیں یہ عقیدہ قرآن کی کئی آیات، آپ علیہ السلام کی متواتر احادیث، اجماع امت سے ثابت ہے

قرآنی آیات

آیت نمبر 1:

والذین یومنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك وبالآخرۃ ھم یوقنون

(سورۃ البقرہ آیت 4)

ترجمہ: متقین وہ ہیں جو آپ پہ اتاری جانے والی وحی پر بھی ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری گئی اور آخرت پر مکمل یقین رکھتے ہیں

استدلال: اللہ تعالی کی طرف سے نازل کی جانے والی سابقہ کتب میں طرز یہ ہے کہ جہاں ایک طرف امت کے لئے احکام، سابقہ انبیاء کے کارنامے ذکر کئے تو وہاں دوسری طرف رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بشارات، حالات وواقعات کو اس طرح ذکر کیا کہ علماء سابقین حضور علیہ السلام کو اپنی اولادوں کی طرح پہچانتے تھے۔ اگر آپ علیہ السلام کے بعد کسی نئے نبی نے آنا ہوتا تو سنت اللہ کے مطابق قرآن وحدیث میں سابقہ انبیاء علیہم السلام کے حالات وواقعات کے ساتھ ساتھ بعد میں آنے والے نبی کی علامات نام وغیرہ مذکور ہوتے تاکہ امت کو اس نبی پہ ایمان لانے میں دشواری نہ ہو۔ بلکہ اگر غور کیا جائے تو پہلے انبیاء کی بنسبت بعد والے نبی کا تذکرہ زیادہ اہم ہے اس لئے کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اتنا ایمان کافی ہے کہ اللہ تعالی نے حضور علیہ السلام سے پہلے جتنے انبیاء مبعوث فرمائے وہ سب برحق ہیں، ان کی لائی ہوئی شریعت اپنے اپنے دور میں نجات کا ذریعہ تھی جبکہ بعد میں آنے والے نبی پہ تفصیلی ایمان لانا اور ان کی لائی ہوئی شریعت پہ اعتقاد رکھنا اور عمل کرنا ضروری ہوتا ہے اس لئے گزشتہ انبیاء کی بنسبت بعد والوں کا تذکرہ زیادہ ضروری ہوتا ہے اب قرآن کریم میں "من قبلك" فرمانا اور "من بعدك" نہ فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ حضور علیہ السلام اللہ کے آخری نبی ہیں۔

نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ شفیق ومہربان پیغمبر نے اپنے بعد آنے والے اہم فتنوں سے امت کو آگاہ فرمایا، ان سے بچنے کی صورتیں بتائیں، امت کی راہنمائی کے لئے حضرات صحابہ کرام بالخصوص حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کے طریقے پہ چلنے کا حکم فرمایا، نئے

پیش آنے والے مسائل میں فقہاء عظام اور علماء کرام کی طرف رجوع کا حکم دیا، بقول امام جلال الدین سیوطی، امام ابن حجر مکی،

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہم اللہ اور نواب صدیق حسن خان غیر مقلد مختلف الفاظ سے احادیث میں امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کی پیشین گوئی دی، حضرت امام محمد مہدی کے پیدا ہونے، نام، والدہ کا نام، خلافت وغیرہ کے بارے بتایا، قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا، دجال کو قتل کرنا، یہودیت وعیسائیت کو ختم کر کے اسلام کو دنیا میں غالب کرنا، نکاح کرنا، روضہ رسول پہ حاضر ہو کے سلام عرض کرنا، وفات جائے مدفن وغیرہ تفصیل سے بیان فرمایا جن کا تذکرہ احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔

حضور علیہ السلام نے امت کی راہنمائی کے لئے یہ سب کچھ کیا لیکن کسی ایک حدیث میں بھی اشارتاًیہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد فلاں نام کا آدمی فلاں علاقے میں فلاں زمانہ میں نبی بن کر آئے گا جس پہ ایمان لانا ضروری ہو گا بلکہ اس کے برعکس چند مدعیان نبوت کے بارے آگاہ فرمایا کہ کچھ لوگ خود کو نبی سمجھیں گے حقیقت میں وہ کذاب اور دجال ہوں گے۔ اس سے صراحتاً ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام بغیر کسی تاویل وتخصیص کے اللہ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کسی قسم کی نئی نبوت کی ضروت نہیں

آیت نمبر2:

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ۔

(سورۃ آل عمران: آیت 81)

ترجمہ: اور جب اللہ نے تمام نبیوں سے یہ عہد لیا کہ جو میں تمہیں کتاب وحکمت دوں اس کے بعد تمہارے پاس ایک رسول آجائے جو تمہارے پاس موجود کتاب وشریعت کی تصدیق کرے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔

استدلال: عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے دو عہد لئے ایک عمومی جس میں تمام انسانیت کی ارواح سے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا اور دوسرا خصوصی عہد جس میں صرف انبیاء کرام علیہم السلام سے یہ اقرار کرایا کہ اگر تمہاری دنیوی حیات کے دوران میرے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئیں تو ان پہ ایمان لے آئیں گے اور ان کی مدد کریں گے۔

مشہور مفسر امام عماد الدین اسماعیل بن عمر المعروف ابن کثیر ت774ھ اس آیت کی تفسیر میں خلیفہ راشد سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور ترجمان القرآن سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما کا فرمان نقل کرتے ہیں:

ما بعث الله نبيا من الأنبياء إلا أخذ عليه الميثاق، لئن بَعَث محمدًا وهو حَيّ ليؤمنن به ولينصرنه.

تفسیر ابن کثیر سورۃ آل عمران آیت 81

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے جب بھی دنیا میں کوئی نبی مبعوث فرمایا تو پہلے ان سے یہ عہد لیا کہ اگر ان کی دنیوی زندگی میں اللہ پاک نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمادیا تو وہ انبیاء علیہم السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایمان لائیں گے اور آپ کی مدد کریں گے۔

اس آیت کریمہ میں پہلے دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت کا تذکرہ کیا اس کے بعد حضور علیہ السلام کی نبوت ورسالت کو "ثم " کے حرف سے ذکر فرمایا اور لفظ "ثم " حقیقتاً تراخی کے لئے آتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام پہلے آئیں گے اور حضور علیہ السلام سب سے آخر میں تشریف لائیں گے اس سے آپ کا خاتم النبیین ہونا واضح طور پہ ثابت ہوتا ہے۔

آیت نمبر3:

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا.

(سورۃ المائدہ: آیت 3)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

استدلال: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے اپنی ایک خاص نعمت کا ذکر فرمایا جو اس امت کی بہت بڑی امتیازی فضیلت ہے وہ یہ کہ اللہ تعالی نے دین اسلام کے اصولوں کو اس امت کے لئے ایسا کامل و مکمل فرمادیا جس میں نہ تو اب کسی ترمیم کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس دین کو منسوخ کرنے کے لئے کسی نئے نبی اور دین کی ضروت۔ بلکہ اب قیامت تک دین محمدی ہی رہے گا.

یوں تو ہر نبی کی شریعت اپنے اپنے دور میں کامل تھی لیکن ان کا کامل ہونا ایک مخصوص قوم اور محدود زمانہ کے لئے تھا نبی کی وفات کے بعد دوسرے نبی کے آنے سے بسا اوقات کچھ احکام منسوخ کئے جاتے لیکن حضور علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت کی کاملیت کسی زمانہ اور قوم کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ یہ اب قیامت تک ہر انسان کے لئے ہے اس کے کسی حکم کو منسوخ کرنے کے لئے کسی نئے دین کی ضرورت نہیں اسی وجہ سے اس آیت کریمہ میں دو لفظ لائے گئے ہیں ایک "اکمال" اور دوسرا "اتمام" دونوں میں فرق یہ ہے کہ چیز سے جو مقصود ہو وہ حاصل ہو جائے تو اکمال اور اس کے بعد مزید کسی کی ضرورت نہ رہے یہ اتمام ہے۔

چنانچہ امام راغب اصبہانی فرماتے ہیں: "كَمَالُ الشَّيْءِ حصول ما فيه الغرض منه"

مفردات فی غریب القرآن مادہ "کمل"

تمام الشيء انتهاؤه إلى حد لا يحتاج إلى شيء خارج عنه

مفردات فی غریب القرآن مادہ "تمام"

آیت نمبر 4:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

سورۃ الاعراف: آیت 158

ترجمہ: اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرمادیں لوگوں میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں

استدلال: یہ آیت اور اس طرح کی دیگر آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام کی نبوت عام ہے کسی زمانہ، مکان، افراد کے ساتھ محدود نہیں کائنات کا کوئی خطہ آپکی نبوت کی حد سے باہر نہیں قیامت تک آنے والے تمام جنات وانسان آپ کے امتی ہیں چنانچہ تیسری صدی ہجری کے مشہور محدث و مورخ امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع المعروف ابن سعدت 230ھ حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ ت 110ھ کے حوالہ سے ایک مرسل روایت لائے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَنَا رَسُوْلُ مَنْ أَدْرَكْتُ حَيًّا وَمَنْ يُوْلَدُ بَعْدِيْ.

الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج1 ص191 ذکر مبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم وما بعث به

فرمایا میں اس کے لئے بھی اللہ کا رسول ہوں جس کو اپنی دنیوی زندگی میں پالوں اور اس کے لئے بھی جو میرے بعد پیدا ہو۔

اگر حضور علیہ السلام کے بعد کسی نئے نبی کی نبوت کو مان لیا جائے تو آپ کی یہ امتیازی خصوصیت باقی نہ رہے گی بلکہ انبیاء سابقین کی طرح آپ کی نبوت بھی زمانہ اور افراد کے اعتبار سے محدود ہو جائے گی۔

آیت نمبر 5:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

سورۃ التوبہ: آیت 33

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دین بر حق اور ہدایت دے کر بھیجا تا کہ اس دین بر حق کو تمام ادیان پہ غالب کر دے اگرچہ مشرک اس کو پسند نہ کریں:

استدلال: اللہ تعالیٰ نے اس طرح کی آیات میں حضور علیہ السلام کی بعثت کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ ہم نے آپ کو دین بر حق اور ہدایت دے کر اس لئے بھیجا تا کہ اس دین بر حق کو تمام ادیان پہ غالب کر دیا جائے اور یہ غلبہ تبھی ہو گا جب آپ کا لایا ہوا دین تمام ادیان سماویہ کے بعد ہو۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام علیھم السلام میں سے سب سے آخر میں دنیا میں تشریف لائے اور آپ کا دین آسمانی ادیان میں سے آخری دین ہے نہ تو آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہو گا نہ ہی آپ کے بعد کوئی نیا آسمانی دین آئے گا۔

آیت نمبر 6:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

سورۃ الاحزاب: آیت 40

ترجمہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

استدلال: اللہ پاک نے اس آیت کریمہ میں ایسے واضح لفظوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و ختم نبوت کو بیان فرمایا کہ اس کے بعد مزید کسی قیل و قال کی ضرورت نہیں لیکن قادیانی چونکہ اس آیت میں کئی قسم کی باطل تاویلیں کرتے ہیں اس لئے اس کی قدرے تفصیل عرض کی جاتی ہے تا کہ ان تاویلات باطلہ کا بطلان واضح ہو جائے۔

تفسیر القرآن بالقرآن:

اگر ایک جگہ ابہام پایا جا رہا ہو، یا کوئی بات مجمل دکھائی دے رہی ہو تو بسا اوقات دوسری آیت اس ابہام کو دور کرتی اور اجمال کی توضیح کر دیتی ہے اب اس آیت کریمہ کو اہل اسلام حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کی دلیل کے طور پہ پیش کرتے ہیں قادیانی کہتے ہیں اس کا فلاں معنی، فلاں مطلب ہے تو قرآن مجید کی کئی آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کو بیان فرمایا کہیں تکمیل دین و اتمام نعمت کا تذکرہ تو کہیں حضور علیہ السلام کی تمام انسانیت کے لئے نبوت۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ سورۃ الاحزاب کا اس آیت میں بھی لفظ "خاتم النبیین" حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کو بیان کر رہا ہے۔

نیز کئی ایک مفسرین نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی ایک اور قرات نقل کی ہے جس سے اس آیت کا معنی بالکل واضح ہو جاتا ہے اور مرزائی تاویلات کی جڑیں کٹ جاتی ہیں۔

چنانچہ امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری ت 310ھ، امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر المعروف قرطبی ت 671ھ، مفتی بغداد ابو الثناء شہاب الدین سید محمود بن عبد اللہ المعروف علامہ آلوسی ت 1270ھ، فرماتے ہیں:

"وقرأ ابن مسعود من رجالكم ولكن نبيا ختم النبيين"

جامع البیان طبری، الجامع لاحکام القرآن قرطبی، روح المعانی آلوسی سورۃ الاحزاب آیت **40**

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کریمہ کو یوں پڑھتے {ترجمہ} حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں لیکن وہ اللہ کے ایسے نبی ہیں جنہوں نے سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا

تفسیر القرآن بالحدیث:

قرآن کریم کی متعدد آیات میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں بھیجنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقوال اور افعال کے ذریعے قرآنی آیات کی تفسیر وتوضیح فرمائیں۔

وَأَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ.

(النحل:44)

ترجمہ: اور ہم نے آپ پر قرآن اتارا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے وہ باتیں وضاحت سے بیان فرمادیں جو ان کی طرف نازل کی گئی ہیں۔

اس لیے قرآن کی تفسیر میں آپ کی احادیث کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ احادیث کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن میں حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کو بیان کیا گیا آپ کے بعد دعوی نبوت کرنے والے کو کذاب کہا گیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس آیت میں "خاتم النبیین" کا ایک ہی مطلب ہے حضور کی ختم نبوت برکت کے لئے صرف ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ----سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي {الحدیث}

جامع الترمذی باب ما جاء لا تقوم الساعة حتی یخرج کذابون حدیث نمبر 2219

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں تیس ایسے کذاب پیدا ہوں گے جو خود کو نبی سمجھیں، نبوت کا دعویٰ کریں گے جبکہ میں آخری نبی ہوں میرے کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔

اس حدیث مبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ "خاتم النبیین" کی تفسیر "لا نبی بعدی" کے ساتھ خود فرمادی ہے۔

تفسیر القرآن باقوال الصحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین:

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست قرآن کریم کی تعلیم وتربیت حاصل کی، ان میں سے بعض وہ ہیں جو اپنی پوری زندگی اس کام کے لیے وقف کردی؛ چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبقاً سبقاً قرآن کریم کو پڑھا، مشہور تابعی ابوعبدالرحمن سلمی فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا الَّذِينَ كَانُوا يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ كَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَغَيْرِهِمَا أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا تَعَلَّمُوا مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَشْرَ آيَاتٍ لَمْ يَتَجَاوَزُوهَا حَتَّى يَعْلَمُوا مَا فِيهَا مِنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ.

(الاتقان فی علوم القرآن: ج2 ص176 النوع الثامن والسبعون)

ترجمہ: ہمیں ایسی ہستیوں نے تعلیم دی جو قرآن کی تعلیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا کرتے تھے مثلاً حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ۔ انہوں نے ہمیں یہ بتایا کہ وہ لوگ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس آیتیں سیکھتے تو ان آیتوں سے آگے نہ بڑھتے جب تک ان آیتوں کی تمام علمی وعملی باتوں کو نہ جان لیتے۔

اس مقدس جماعت نے بھی خاتم النبیین کا معنی آخری نبی سمجھا اور سمجھایا ہے اور جنگ یمامہ میں 1200 حضرات نے اپنی جان کا نذران پیش کرکے عملاً بتایا کہ خاتم النبیین کا معنی واضح ہے اس میں کسی قسم کی راویل وتخصیص کی کوئی گنجائش نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات اوپر گزر چکی ہے جس سے آیت کا معنی واضح ہوتا ہے صحابہ میں سے مزید دو حضرات سے اس کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری ت 310ھ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس کا معنی یہ نقل فرمایا "(وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ) أي آخرهم "

جامع البیان طبری سورۃ الاحزاب آیت 40

امام جلال الدین سیوطی ت 911ھ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس کی یہ تفسیر نقل کی "(وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ)قال خَتَمَ اللهُ النَّبِيِّينَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ آخِرُ مَنْ بُعِثَ "

الدر المنثور سورۃ الاحزاب آیت **40**

ترجمہ: اس آیت میں "خاتم النبیین "کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک نے انبیاء علیھم السلام کا سلسلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے ختم فرمادیا جتنے رسول اللہ نے بھیجے آپ علیہ السلام ان میں سب سے آخری رسول ہیں۔

آیت کی تفسیر اور اجماع امت:

حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ (م 505ھ) فرماتے ہیں:

اِنَّ الْاُمَّةَ فَهِمَتْ مِنْ هٰذَا اللَّفْظِ وَمِنْ قَرَائِنِ اَحْوَالِهٖ اَنَّهٗ اَفْهَمَ عَدَمَ نَبِيٍّ بَعْدَهٗ اَبَدًا ...وَاَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهِ تَاْوِيْلٌ وَلَا تَخْصِيْصٌ فَمُنْكِرُ هٰذَا لَا يَكُوْنُ اِلَّا مُنْكِرَ الْاِجْمَاعِ.

(الاقتصاد فی الاعتقاد از امام غزالی: ص 123)

ترجمہ: امت نے اس لفظ (خاتم النبیین) کا یہی مفہوم سمجھا ہے کہ آپ علیہ السلام کے بعد نہ کوئی نیا نبی ہو گا اور نہ کوئی نیا رسول اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں لہٰذا اس کا منکر، اجماع کا منکر ہو گا۔

آیت کی تفسیر اہل لغت سے:

امام ابو القاسم حسین بن محمد المعروف راغب اصبہانی ت 502ھ لکھتے ہیں "{وخاتم النبیین}لأنه ختم النبوة أی تممها بمجیئه"

المفردات فی غریب القرآن ج **1** ص **143**

آیت نمبر 7:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا

سورۃ الاحزاب: آیت 45،46

ترجمہ: اے نبی ہم نے آپ کو گواہ، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا، اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن کرنے والا سورج بنا کر بھیجا

<u>استدلال</u>: ان دو آیتوں سے دو طرح سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت ثابت ہوتی ہے

1: ان آیتوں میں اللہ تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ صفات ذکر فرمائیں شاھد، مبشر، نذیر، داعی، سراج منیر آپ علیہ السلام سے پہلے انبیاء میں یہ صفات تقسیم تھیں حضور میں ان سب صفات کو جمع کرنا دلیل ہے کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

2: دوسری آیت میں حضور علیہ السلام کو سورج سے تشبیہ دی گئی ہے وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جس طرح سورج نکلنے سے پہلے ہر علاقہ میں الگ الگ لائٹوں کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے ہر علاقہ میں نبی کی ضرورت تھی۔ جس طرح سورج نکلے تو وہ پوری کائنات کا ایک ہی ہوتا ہے اسی طرح حضور پوری کائنات کے اب اکیلے نبی۔ سورج پہ چونکہ روشنی کے مراتب کی انتہا ہے تو اس کے بعد مصنوعی لائٹوں کی ضرورت نہیں حضور علیہ السلام پہ نبوت کے کمالات کی انتہا تو آپ کے بعد کسی نئے مصنوعی نبی کی ضرورت نہیں۔

اس آیت کی مزید تفصیل کے لئے حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ کی کتاب "آفتاب نبوت "کا مطالعہ کریں۔

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر 1:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنَّ مَثَلِی وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِی کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتاً فَاَحْسَنَهُ وَاَجْمَلَهُ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوفُوْنَ بِهٖ وَیَتَعَجَّبُوْنَ لَهُ وَیَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ

صحیح بخاری کتاب المناقب باب خَاتِمِ النَّبِیِّینَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حدیث نمبر 3535

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیھم السلام کی مثال ایسے ہے جیسے ایک شخص نے بہت ہی خوبصورت مکان بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی،لوگ اس کے گرد گھومنے اور عش عش کرنے لگے اور تعجب اور حسرت سے کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہیں لگادی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں {قصر نبوت کی} وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں

حدیث نمبر 2:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کَانَتْ بَنُو إِسْرَائِیلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِیَاءُ کُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهُ نَبِیٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی وَسَیَکُونُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُونَ {الحدیث}

صحیح بخاری باب مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِی إِسْرَائِیلَ حدیث نمبر 3455

ترجمہ: بنی اسرائیل کی راہنمائی ورہبری ان کے انبیاء علیھم السلام کرتے تھے جب بھی کوئی نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا اسکی جگہ آجاتا اور میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا البتہ امت کی رہبری کے لئے بڑی تعداد میں خلفاء ہوں گے۔

حدیث نمبر 3:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ

صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ حدیث نمبر 523

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں کے ذریعے انبیاکرام علیھم السلام پر فضیلت دی گئی ہے {اللہ پاک نے مجھے 6 ایسی چیزیں عطا فرمائی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں فرمائیں} (۱) مجھے جامع کلمات {الفاظ کم مسائل ومعانی زیادہ} عطا کئے گئے ہیں (۲) رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے (۴) روئے زمین کو میرے لئے پاکی کا ذریعہ اور عبادت گاہ بنا دیا گیا ہے (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر مبعوث کیا گیا ہے (۶) مجھ پر تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

حدیث نمبر 4:

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِیهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَی تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِیًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِی فِی الصِّبْیَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَی أَنْ تَكُونَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَی إِلَّا أَنَّهُ لَیْسَ نَبِیٌّ بَعْدِی

صحیح بخاری باب غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهِیَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ حدیث نمبر 4416

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے غزوہ تبوک کے لئے جاتے وقت حضرت علی المرتضی رضی

اللہ عنہ کو مدینہ میں رہنے کا حکم فرمایا جس پہ حضرت علی نے عرض کیا یارسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جائیں گے ؟ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اے علی: کیا تو اس بات پہ راضی نہیں کہ تیرا تعلق مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا موسی علیہ السلام سے تھا لیکن میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں۔

حدیث نمبر 5:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم :اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ۔

جامع الترمذیابواب الرؤیاباب ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات حدیث نمبر 2272

ترجمہ: حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی صاحب شریعت رسول پیدا ہو گا اور نہ کوئی نیا نبی۔

حدیث نمبر 6:

عَنْ مُحَمَّدِ بنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ أَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللہُ بِیَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ۔

جامع الترمذی باب ماجاء فی اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 2840

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں، احمد ہوں، میں ماحی ہو کہ اللہ میرے ذریعے کفر مٹا دیں گے، میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائیں جائیں گے اور میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔

حدیث نمبر 7:

عن عُقبةَ بنِ عامر قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الخطابِ

جامع الترمذی باب فی مناقب عمر بن الخطاب رضي اللہ عنہ حدیث نمبر 3686

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔

حدیث پاک کی تشریح میں امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ ت 1034ھ فرماتے ہیں:

"در شان حضرت فاروق فرمودہ است علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام لوکان بعدی نبی لکان عمر رضی اللہ عنہ یعنی لوازم و کمالاتیکہ در نبوت در کار است ہمہ را عمر دارد اما چوں منصب نبوت بخاتم رسل صلی اللہ علیہ وسلم ختم شدہ است علیہ و علی آلہ الصلواۃ والسلام بدولت منصب نبوت مشرف نگشت "

(مکتوب 24 ص 23 دفتر سوم)

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے "یعنی وہ تمام لوازم و کمالات جو نبوت کے لئے درکار ہیں سب حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں موجود ہیں، لیکن چونکہ منصب نبوت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکا ہے اس لئے وہ منصب نبوت کی دولت سے مشرف نہ ہوئے۔

حدیث نمبر 8:

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم ت 405ھ نے حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ایک طویل حدیث نقل کی جس میں حضور علیہ

السلام کے ایک لمبے خطبہ کا ذکر ہے اس حدیث میں حضور علیہ السلام نے دجال کے فتنے کا ذکر کیا اس میں ایک جملہ یہ بھی فرمایا "وَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ "

المستدرک علی الصحیحین حدیث نمبر **8620**

میں انبیاء میں سے آخری نبی ہوں میرے بعد نیا نبی نہیں اور تم امتوں میں سے آخری امت ہو تمہاری بعد کوئی امت نہیں۔

حدیث نمبر 9:

عن عَائِشَةَ قالتْ قال النَّبِي صلَّى الله عليه وسلَّم أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ {الحديث}

کنز العمال ج12 ص121 کتاب الفضائل رقم الحدیث 34994

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا میں انبیاء میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء میں سے آخری نبی کی مسجد ہے۔

حدیث نمبر 10:

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ----سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي {الحديث}

جامع الترمذی باب ما جاء لا تقوم الساعة حتی یخرج کذابون حدیث نمبر 2219

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں تیس ایسے کذاب پیدا ہوں گے جو خود کو نبی سمجھیں، نبوت کا دعویٰ کریں گے جبکہ میں آخری نبی ہوں میرے کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔

اجماع امت

1. حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ (م505ھ) فرماتے ہیں:

اِنَّ الْاُمَّةَ فَهِمَتْ مِنْ هٰذَااللَّفْظِ وَمِنْ قَرَائِنِ اَحْوَالِهِ اَنَّهٗ اَفْهَمَ عَدْمَ نَبِيٍّ بَعْدَهٗ اَبَدًا...وَاَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهِ تَأْوِيْلٌ وَلَا تَخْصِيْصٌ فَمُنْكِرُ هٰذَا لَايَكُوْنُ اِلَّا مُنْكِرَ الْاِجْمَاعِ.

(الاقتصاد فی الاعتقاد از امام غزالی: ص123)

ترجمہ: امت نے اس لفظ (خاتم النبیین) کا یہی مفہوم سمجھا ہے کہ آپ علیہ السلام کے بعد نہ کوئی نیا نبی ہو گا اور نہ کوئی نیا رسول اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں لہٰذا اس کا منکر، اجماع کا منکر ہو گا۔

2. قاضی ابو الفضل عیاض بن موسی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (م544ھ) فرماتے ہیں:

لانه اَخْبَرَ صلى الله عليه وسلم اَنَّه خاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَانَبِيَّ بَعْدَهٗ وَاَخْبَرَ عَنِ اللهِ تَعَالٰى اَنَّه خاتَم النَّبِيِّيْنَ وَاَنَّهٗ اُرْسِلَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ واَجمعتِ الاُمَّةُ علیٰ حَمْلِ هٰذَاالْكَلَامِ عَلٰى ظَاهِرِه واَنَّهٗ مَفْهُوْمهُ الْمُرَاد به دُونَ تَاوِيل ولَا تَخْصِيْص فَلَا شَكَّ فِي كُفْرِ هٰؤُلاء الطَّوَائِفِ كُلِّهَا قَطْعًا اِجْمَاعاً وَسَمْعاً

الشفا بتعریف حقوق المصطفی فصل فی بیان ما ھو من المقالات کفر

ترجمہ: اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالی کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں اور یہ کہ آپ کو تمام انسانیت کا نبی بنا کر بھیجا گیا اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام بالکل اپنے ظاہری معنوں پر محمول ہے اور جو اس کا مفہوم ظاہری الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے

وہ یہی بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے مراد ہے۔ پس ان لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں جو اس کا انکار کرے اور یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔

3. ابو الفضل احمد بن محمد بن علی المعروف ابن حجر مکی الھیثمی ت 974ھ فرماتے ہیں

من اعْتَقَدَ وَحْيًا من بَعْدِ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰہُ علیہ وسلم کان کَافِرًا بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِين

الفتاوی الفقھیۃ الکبریٰ ج4 ص194 کتاب الانتباہ لتحقیق عویص مسائل الاکراہ

ترجمہ: جس شخص کا یہ نظریہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نئے نبی پہ وحی آتی ہے اس کے کفر پہ اہل اسلام کا اجماع ہے۔

4. سلطان المحدثین نور الدین علی بن سلطان المعروف ملا علی قاری ت 1014ھ فرماتے ہیں

دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنا صلی اللہ علیہ وسلم کُفْرٌ بالاجماع

شرح الفقہ الاکبر ص202

ترجمہ: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے

5. مفتی بغداد ابو الثناء شہاب الدین سید محمود بن عبد اللہ المعروف علامہ آلوسی ت 1270ھ فرماتے ہیں

وَ كَوْنُهُ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ مِمَّا نَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ وَصَدَعَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَأَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ فَيُكَفَّرُ مُدَّعِي خِلَافَهُ وَيُقْتَلُ إِنْ أَصَرَّ

تفسیر روح المعانی آیت ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

ترجمہ: اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النّبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جس پر قرآن و سنت کے واضح دلائل موجود ہیں اور پوری امت کا حضور کی ختم نبوت پہ اجماع ہے۔ جو شخص اس عقیدہ کے خلاف کا مدعی ہو تو وہ کافر ہے ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

شبہات بمع جوابات

تمہید نمبر 1:

قادیانی اپنے مدعیٰ {مرزا کی نبوت} پہ کئی قسم کے شبہات جو ان کے زعم کے مطابق دلائل ہیں پیش کرتے ہیں ان کے جوابات ذکر کرنے سے پہلے بطور تمہید چند باتیں سمجھیں۔

اہل اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانتے ہیں آخری نبی مانتے ہیں اور حضور علیہ السلام کے بعد کسی قسم کی نئی نبوت کے قائل نہیں اور جو نئی نبوت کا دعوی کرے یا کسی مدعی نبوت کی تصدیق کرے اسے اہل ایمان کی صف سے خارج سمجھتے ہیں اور ان میں سے ہر ہر جزء پہ قرآن وسنت، اجماع امت اور اسلاف امت کے فرامین پیش کرتے ہیں۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین حضور علیہ السلام کے بعد صرف ایک مرزا کو نبی، آخری نبی سمجھتے ہیں اس کا مطلب اہل اسلام اور مرزائی دونوں ختم نبوت کے قائل ہیں فرق یہ ہے کہ مسلمان امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں جبکہ مرزائی ٹولہ مرزا غلام قادیانی کو۔ اہل اسلام کے ہاں حضور علیہ السلام کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں جبکہ مرزائیوں کے ہاں حضور علیہ السلام کے بعد صرف ایک مرزا نبی ہے اب جس طرح مسلمان ایسے دلائل پیش کرتے ہیں جن سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، ختم نبوت اور آپ کے بعد اختتام نبوت ثابت ہوتا ہے تو مرزائیوں کو چاہئے وہ بھی ایسی دلیل پیش کریں جن سے مرزا کی نبوت، ختم نبوت اور اسکے بعد اختتام نبوت ساری چیزیں ثابت ہوں بالفاظ دیگر مرزائی مکمل قرآن سے صرف ایک آیت یا ذخیرہ احادیث سے صرف ایک حدیث ایسی پیش کریں جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں بلکہ مرزا قادیانی پر ختم ہوئی ہے اور قیامت تک مرزا قادیانی کے بعد اب کوئی نبی نہیں بنے گا۔

فائدہ:

مرزا قادیانی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کو صرف اپنے لئے مخصوص کرتا ہے اس کے چند حوالہ جات ملاحظہ کریں۔

- ”غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اِس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اِس نام کے مستحق نہیں“

حقیقت الوحی، خزائن ج22 ص406

- ”فَارَادَ اللّٰهُ اَنْ يُتِمَّ البناءَ ويكمل البناءَ باللبنةِ الاخيرَةِ فَاَنَا تِلْكَ اللبنةُ“ پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بناء کو کمال تک پہنچاوے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں

(خطبہ الہامیہ، خزائن ج16 ص178)

- مرزا بشیر الدین محمود لکھتا ہے "اس لئے ہم اس امت میں صرف ایک ہی نبی کے قائل ہیں۔ پس ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی نہیں گذرا" حقیقت النبوۃ ص318

تمہید نمبر2:

بالفرض والمحال اگر کسی نص سے حضور علیہ السلام کے بعد نبوت کا اجراء ثابت ہو بھی جائے تو اس سے مرزا کا نبی ہونا تو ثابت نہیں ہو جائے گا بلکہ جو بھی نبوت کا دعوی کرے گا سب سے پہلے اس کی شخصیت کو دیکھا جائے گا کہ آیا یہ آدمی منصب نبوت کا اہل بھی ہے یا نہیں؟ اس میں نبوت کے اوصاف موجود ہیں یا نہیں۔

یہ وہ بات ہے جو خود مرزا غلام قادیانی بھی مانتا ہے چنانچہ لکھتا ہے "انبیاء وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنی کامل راستبازی کی قوی حجت پیش کر کے اپنے دشمنوں کو بھی الزام دیا جیسا کہ یہ الزام قرآن شریف میں ہے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے موجود ہے جہاں فرمایا ہے "فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون" یعنی میں ایسا نہیں کہ جھوٹ بولوں اور افتراء کروں ۔۔۔۔۔ غرض انبیاء کے واقعات عمری اور ان کی سلامت روشی ایسی بدیہی اور ثابت ہے کہ اگر سب باتوں کو چھوڑ کر ان کے واقعات کو ہی دیکھا جائے تو ان کی صداقت ان کے واقعات سے ہی روشن ہو رہی ہے"

خزائن ج1 ص108

اور اگر مدعی نبوت کسی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو خود مرزا کے بقول اس کی کسی بات پہ اعتبار نہیں رہے گا چنانچہ لکھتا ہے

”ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا“

خزائن ج23 ص231

اور یہی بات مرزا کے خلفاء نے بھی لکھی ہے۔

جب یہ ثابت ہو جائے کہ ایک شخص فی الواقع مامور من اللہ ہے تو پھر اجمالاً اس کے تمام دعاوی پر ایمان لانا واجب ہو جاتا ہے ......الغرض اصل سوال یہ ہوتا ہے کہ مدعی ماموریت فی الواقع سچا ہے یا نہیں اگر اس کی صداقت ثابت ہو جائے تو اسکے تمام دعاوی کی صداقت بھی ساتھ ہی ثابت ہو جاتی ہے اگر اس کی سچائی ہی ثابت نہ ہو تو اس کے متعلق تفصیلات میں پڑنا وقت کو ضائع کرنا ہوتا ہے“

دعوۃ الامیر مصنفہ بشیر الدین محمود ص49،50

” خاکسار (بشیر احمد ایم۔اے) عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین) فرماتے ہیں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مولوی صاحب کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی ہو سکتا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا کہ اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو پھر؟ میں نے کہا پھر ہم دیکھیں گے کہ کیا وہ صادق اور راست باز ہے یا نہیں۔ اگر صادق ہے تو بہر حال اس کی بات کو قبول کریں گے۔

سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص98

لہذا ہم سب سے پہلے مرزا کی سیرت و کردار پر بحث کریں گے جو انتہائی اہم اور ضروری ہے۔

اوصاف نبوت اور مدعی نبوت (نبی اور متنبی)

انسان اور مرد

نبی:

نبی ہمیشہ انسان ہوتا ہے اور انسان کامل یعنی مرد ہوتا ہے اللہ تعالی نے نہ تو انسانوں کے علاوہ کسی کو نبی بنایا اور نہ ہی انسانوں میں سے کسی خاتون کو نبوت عطا فرمائی

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى

(سورۃ یوسف: آیت 109)

ترجمہ: آپ سے پہلے ہم نے جتنے (پیغمبر) بھیجے وہ مرد ہی تھے کہ جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے (اور وہ) بستیوں کے رہنے والے تھے۔

متنبی:

مرزا کبھی تو خود کو انسان نہیں سمجھتا اور کبھی انسان ناقص عورت سمجھتا ہے چنانچہ لکھتا ہے

کرمِ خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

خزائن ج21 ص127

مرزا خود کو مریم کہتا ہے "اس لئے گو اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیّت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشو و نما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا"

خزائن ج19 ص50

نبوت وہبی ہے

نبی:

نبی مبعوث من اللہ ہوتا ہے یعنی نبوت وہبی ہوتی ہے کسبی نہیں، نبی بنتا نہیں بلکہ نبی کو اللہ چنتے ہیں بالفاظ دیگر نبوت سلیکشن سے ملتی ہے الیکشن سے نہیں۔ "اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ"

سورۃ الانعام آیت 124

اللہ نے اپنی نمائندگی کے لئے کسی نبی بنانا ہے یہ اللہ ہی بہتر جانتے ہیں

متنبی:

جبکہ مرزا قادیانی کے نبی ہونے پہ کوئی ایک بھی نص موجود نہیں جس کا مطلب اسے اللہ نے منتخب نہیں فرمایا بلکہ کسی اور نے مسلمانوں میں دراڑ ڈالنے کے لئے یہ خود ساختہ پودا لگایا۔

معصوم عن الخطاء

نبی:

نبی معصوم ہوتا ہے یعنی جسے اللہ نبی بناتے ہیں اسے ہر قسم کے گناہوں سے بچاتے ہیں نبی کی پوری زندگی میں کسی قسم کا گناہ نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ ہزار مخالفت کے باوجود کفار نبی کے کردار پہ انگلی نہیں اٹھا سکتے

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ (م544ھ) فرماتے ہیں:

اَلْاِجْمَاعُ عَلَی الْعِصْمَۃِ عَنِ الْکَبَائِرِ بِلَا قَیْدٍ عَمَدًا وَسَھْوًا۔

(النبراس شرح شرح العقائد: ص283)

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کبیرہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں، نہ عمداً کرتے ہیں نہ سہواً اسی پر اجماع ہے۔

متنبی:

مرزا غلام قادیانی گناہوں کا پتلا تھا شاید ہی کوئی روحانی مرض ہو جس میں یہ بدبخت مبتلا نہ ہو چند ایک روحانی امراض ملاحظہ فرمائیں

بد نظری:

مرزا کے اپنے فتاویٰ

1: قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ صرف بد نظری اور شہوت کے خیال سے نامحرم عورتوں کو مت دیکھو اور بجز اس کے دیکھنا حلال۔ بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہ دیکھ نہ بد نظری سے اور نہ نیک نظری سے کہ یہ سب تمہارے لئے ٹھوکر کی جگہ ہے بلکہ چاہئے کہ نامحرم کے مقابلہ کے وقت تیری آنکھ خوابیدہ رہے"

خزائن ج19 ص28،29

2: امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا تقویٰ: ہمارے سید و مولیٰ افضل الانبیاء خیر الاصفیاء محمد مصطفیصلی اللہ علیہ وسلم کا تقویٰ دیکھیے کہ وہ ان عورتوں کے ہاتھ سے بھی ہاتھ نہیں ملاتے تھے جو پاکدامن اور نیک بخت ہوتی تھیں اور بیعت کرلینے کے لیے آتی تھیں بلکہ دور بٹھا کر صرف زبانی تلقین توبہ کرتے تھے۔

روحانی خزائن ج9 ص449

3: یہ اسلام کی اعلیٰ تعلیم کا ایک نمونہ ہے کہ ہرگز قصداً کسی عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھو کہ یہ بد نظری کا پیش خیمہ ہے

خزائن ج9 ص447

4: مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ میرے ساتھ شفاخانہ میں ایک انگریز لیڈی ڈاکٹر کام کرتی ہے اور وہ ایک بوڑھی عورت ہے۔ وہ کبھی کبھی میرے ساتھ مصافحہ کرتی ہے، اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ تو جائز نہیں ہے۔ آپ کو عذر کر دینا چاہیے کہ ہمارے مذہب میں یہ جائز نہیں۔

سیرت المہدی حصہ دوم ص76

اپنا عمل:

1: بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ مدت کی بات ہے جب میاں ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی پہلی بیوی فوت ہو گئی اور ان کو دوسری بیوی کی تلاش ہوئی تو ایک دفعہ حضرت صاحب نے ان سے کہا کہ ہمارے گھر میں دو لڑکیاں رہتی ہیں۔ ان کو میں لاتا ہوں، آپ ان کو دیکھ لیں۔ پھر ان میں سے جو آپ کو پسند ہو اس سے آپ کی شادی کر دی جاوے۔ چنانچہ حضرت صاحب گئے اور ان دو لڑکیوں کو بلا کر کمرہ کے

باہر کھڑا کر دیا اور پھر اندر آکر کہا کہ وہ باہر کھڑی ہیں، آپ چک کے اندر سے دیکھ لیں چنانچہ میاں ظفر احمد صاحب نے ان کو دیکھ لیا اور پھر حضرت صاحب نے ان کو رخصت کر دیا اور اس کے بعد میاں ظفر احمد صاحب سے پوچھنے لگے کہ اب بتاؤ تمھیں کونسی لڑکی پسند ہے؟ وہ نام تو کسی کا جانتے نہ تھے، اس لیے انھوں نے کہا کہ جس کا منہ لمبا ہے، وہ اچھی ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے میری رائے لی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو نہیں دیکھا۔ پھر آپ خود فرمانے لگے کہ ہمارے خیال میں تو دوسری لڑکی بہتر ہے جس کا منہ گول ہے۔ پھر فرمایا جس شخص کا چہرہ لمبا ہوتا ہے، وہ بیماری وغیرہ کے بعد عموماً بد نما ہو جاتا ہے۔ لیکن گول چہرہ کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔

سیرت المہدی حصہ اول ص259

2: ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہوری کی ایک بیوی ڈاکٹرنی کے نام سے مشہور تھی۔ وہ مدتوں قادیان آکر حضور کے مکان میں رہی اور حضور کی خدمت کرتی تھی۔ اس بے چاری کو سل کی بیماری تھی۔ جب وہ فوت ہو گئی تو اس کا ایک دوپٹہ حضرت صاحب نے دعا کے لئے یاد دہانی کے لئے بیت الدعا کی کھڑکی کی ایک آہنی سلاخ سے بندھوا دیا۔

سیرت المہدی حصہ سوم ص126

3: ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین (مرزا قادیانی کی بیوی) نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی، حضور کو دبانے بیٹھی۔ چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لیے اسے یہ پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں، وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا بھانو آج بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی "ہاں جی تدے تے تہاڈی لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں ایں۔" یعنی جی ہاں جبھی تو آج آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔

سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ210

جھوٹ:

جھوٹ کے متعلق مرزا کے اپنے فتوے

1: "جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں "(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص20، خزائن ج17 ص56)

2: "جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں "(خزائن ج22 ص459)

3 "تکلّف سے جھوٹ بولنا گوہ (پاخانہ) کھانے کے مترادف ہے۔(خزائن ج11 ص343، ج22 ص215)

4 "جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔"(خزائن ج11 ص43)

5:" ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے وحی ہے جو مجھ پر ہوئی ہے ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوئروں اور بندروں سے بدتر ہے۔"(براہین احمدیہ ج5 ص127، 126۔ خزائن ج21 ص292)

چند جھوٹ

"اولیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی ہے کہ وہ {مراد مرزا جو خود کو مہدی و مسیح موعود سمجھتا تھا} چودھویں

صدی کے سر پر پیدا ہو گا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہو گا۔

خزائن ج17 ص 371

اولیاء جمع کثرت ہے اس لئے کم از کم دس معتمد اولیاء کے نام پیش کرو جنہوں نے بذریعہ کشف مہر لگائی ہو اور ولی ایسا ہو جس کو دونوں فریق صحیح ولی مانیں۔ ہم کہتے ہیں کہ مرزا کا یہ سفید جھوٹ ہے کسی مسلمہ ولی نے اس بات کی تصریح نہیں کی کہ مہدی چودھویں صدی میں ہو گا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہو گا۔ لہٰذا یہ تمام اولیاء کرام پر جھوٹ ہے اور مرزا جھوٹا ہے۔

2: اے عزیزو تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کیلئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔

خزائن ج17 ص442

یہ بھی بالکل صاف جھوٹ ہے کسی ایک پیغمبر سے یہ خواہش کرنا ثابت نہیں ہے۔

:3 ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نبیوں کیطرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا مگر عیسی علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام توراۃ پڑھی تھی۔ سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن وحدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہو گا سو میں یہ حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن وحدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہو۔

خزائن ج14 ص394

یہ صریح جھوٹ ہے۔ حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام نے کون سے مکتبوں میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کی؟ یہ ان انبیاء پر صریح الزام ہے، قرآن واحادیث صحیحہ سے ثابت کرو کہ حضرت عیسیٰ نے کون سے یہودی عالم سے توراۃ پڑھی تھی۔ حالانکہ قرآن پاک میں ہے "ویعلمه الكتاب والحكمة والتوراة والانجيل" یعنی میں خود ان کو تعلیم دوں گا اسی طرح قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔

"واذاعلمتك الكتاب والحكمة والتوراة والانجيل"

اور جب میں نے آپ کو کتاب وحکمت، توراۃ وانجیل سکھائی

اس میں بھی تعلیم کی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنی طرف کی ہے آگے جو اپنے بارے میں لکھا ہے کہ میرا یہی حال ہے......الخ۔ یہ بھی صاف جھوٹ ہے ہم ثابت کرتے ہیں کہ مرزا کے متعدد اساتذہ تھے۔

"بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اسی بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جس کا نام فضل احمد تھا"

خزائن ج13 ص181،180

5: احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہو گا"

خزائن ج21ص359

"بہت سے اہل کشف نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر خبر دی تھی کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظہور کرے گا اور یہ پیش گوئی اگرچہ قرآن شریف میں صرف اجمالی طور پر پائی جاتی ہے مگر احادیث کی رو سے اس قدر تواتر تک پہنچی ہے کہ جس کا کذب عندالعقل ممتنع ہے۔"

حاشیہ خزائن ج13ص206،205

احادیث جمع کثرت ہے اس لئے کم از کم دس احادیث صحیحہ متواترہ دکھاؤ جن میں مسیح موعود کے چودھویں صدی کے سر پر آنے کے الفاظ موجود ہوں مگر ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزائی امت تا قیامت کوئی ایک بھی صحیح حدیث نہیں دکھا سکتی لہٰذا ماننا پڑے گا کہ مرزا نے جھوٹ بولا۔

6: تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیان

خزائن ج3ص140

دغابازی:

پہلے پچاس حصے (براہین احمدیہ کے) لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا

خزائن ج21 صفحہ 9

بدزبانی اور گالیاں

مرزا کے فتوے:

1" اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو" (خزائن ج19ص11)

2: "گالیاں اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے" (خزائن ج17ص471)

3: " گالیاں سن کر دعا دو، پا کے دکھ آرام دو" (خزائن ج21ص144)

مرزا صاحب کی گالیوں کے چند نمونے۔

1 " تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة وينتفع من معارفها ويقبلنى ويصدق دعوتى الا ذرية البغايا الذين ختم الله على قلوبهم فهم لا يقبلون" (خزائن ج5ص548،547)

ترجمہ: میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کے علوم سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعویٰ کی تصدیق کرتا ہے مگر کنجریوں کی اولاد، جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے پس وہ قبول نہیں کرتے۔"

2: "اے بدذات فرقہ مولویان تم کب تک حق چھپاؤ گے، کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت چھوڑ و گے اے ظالم مولویو تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا" (حاشیہ خزائن ج 11 ص 21)

عقل سلیم

نبی:

اللہ تعالی وقت کے نبی کو عقل سلیم عطا فرماتے ہیں

غبی:

مرزا قادیانی کتنا عقل مند تھا اس کا اندازہ چند واقعات سے لگایا جاسکتا ہے

چینی اور نمک میں فرق:

حضرت صاحب فرماتے کہ ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ میں گھر آیا اور بغیر کسی کے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی بس کیا تھا، میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ وہ بورا میٹھا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔

سیرت المہدی حصہ اول ص 244

جوتی الٹی سیدھی:

مرزا صاحب جوتے پہننے میں الٹے سیدھے کی پہچان نہ سکتے تھے بسا اوقات الٹی جوتی پہن لیتے تھے والدہ صاحبہ (مرزا کی بیوی) نے الٹے سیدھے کا پاؤں کی شناخت کے لیے نشان بھی لگا دیئے مگر باوجود اس کے الٹا پہن لیتے تھے

سیرت المہدی حصہ اول ص 67

الٹی سیدھی جرابیں:

بعض دفعہ جب جراب پہنتے تو اس کی ایڑی نیچے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی

سیرت المہدی حصہ دوم ص 58

علمی کمال

نبی:

شریعت کے معاملات میں اللہ نبی کو علمی کمال عطا فرماتے ہیں اسی طرح پہلے انبیاء کے متعلق نبی جو باتیں بتاتا ہے وہ سو فیصد درست ہوتی ہیں

متنبی:

اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر. (خزائن ج 15 ص 218)

تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔ (خزائن ج 23 ص 299)

تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔ (خزائن ج 23 ص 465)

حفاظت عن الشیطان

نبی:

نبی اگر سو جائے تو نیند کی حالت میں بھی نبی کے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "ما احتلم نبی قط"

الخصائص الکبریٰ للسیوطی باب الآیۃ فی حفظہ {صلی اللہ علیہ وسلم} من الاحتلام

متنبی:

کسی نے حضرت صاحب سے پوچھا کیا انبیا کو احتلام ہوتا ہے تو حضرت صاحب نے کہا چونکہ انبیا سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے سوا کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں نہیں آنے دیتے اس لیے خواب میں بھی ان کو احتلام نہیں ہوتا

سیرت المہدی حصہ اول ص157

حضرت صاحب کے خاص خادم میاں حامد علی ساپ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہوا۔

سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 242

کلمہ

رسول:

ہر صاحب شریعت نبی کا کلمہ ہوتا ہے

فضول:

مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کا اپنا کوئی کلمہ نہیں

وحی کی زبان

نبی:

ہر نبی پہ آنے والی وحی اس نبی کی قوم کی زبان میں ہوتی ہے

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ

سورۃ ابراھیم: آیت 4

جبکہ مرزا پہ آنے والی وحی کئی زبانوں میں ہوتی تھی جن میں

1: عربی 2: فارسی 3: اردو 4: پنجابی 5: انگلش 6: سنسکرت 7: عبرانی 8: ہندی 9: مبہم وغیرہ شامل ہیں

پیشین گوئی:

ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو۔ (خزائن ج23 ص91)

لہٰذا اہم بلکہ ہر دانا انسان یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ جس شخص مدعی الہام کی کوئی بھی پیش گوئی غلط ثابت ہو جائے۔ وہ خدا کا ملہم اور مخاطب نہیں۔ بلکہ مفتری علی اللہ ہے۔ کیونکہ: "ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔ (خزائن ج۱۹ ص591)

کسی انسان خاص کر (مدعی الہام) کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ (خزائن ج15 ص382)

ہمارا صدق یا کذب جانچنے کو ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں۔ (روحانی خزائن ج 5 ص 288)

اگر ثابت ہو جائے کہ میری سو پیش گوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔ (حاشیہ، خزائن ج 17 ص 461)

1: محمدی بیگم سے نکاح: "اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص یعنی احمد بیگ کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لئے پیغام دے اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کرلے اور تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے جس کے تم خواہش مند ہو۔ بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات تم پر کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ تم اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کردو۔ میرے اور تمہارے درمیان یہی عہد ہے تم مان لوگے تو میں بھی تسلیم کرلوں گا۔ اگر تم قبول نہ کروگے تو خبردار ہو مجھے خدا نے یہ بتلایا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوگا تو نہ اس لڑکی کے لئے یہ نکاح مبارک ہوگا اور نہ تمہارے لئے۔

روحانی خزائن ج5 ص573،572

لیکن "محمدی بیگم" کا نکاح ایک دوسرے شخص مرزا سلطان محمد سے ہو گیا اور مرزا قادیانی کے مرتے دم تک بھی محمدی بیگم اس کے نکاح میں نہ آئی۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی نے جو جھوٹی پیش گوئی کی تھی۔ اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں: "خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیشین گوئی ظاہر کی ہے کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ نام کا ہے اگر وہ اپنی بڑی لڑکی (محمدی بیگم) اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا اور وہ جو نکاح کرے گا وہ روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔

تبلیغ رسالت ج1 ص61 حاشیہ مندرجہ مجموعہ اشتہارات ج1 ص102

اس پیشین گوئی کی مزید تشریح کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے کہا: "میری اس پیشین گوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں۔ اول نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔ دوم نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔ سوم پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ چہارم اس کے خاوند کا اڑھائی سال کے عرصہ تک مر جانا۔ پنجم اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔

خزائن ج5 ص325

اس بارے میں عربی الہام اس طرح ہے: "كذبوا بايتنا وكانوا بها يستهزؤن فسيكفيكهم الله ويردها اليك لاتبديل لكلمت الله ان ربك فعال لما يريد. انت معي وانا معك عسىٰ ان يبعثك ربك مقاماً محمودا"

خزائن ج5 ص287،286

2: مرزا قادیانی نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ خبر دی ہے: "وترى نسلاً بعيدا ولنحيينك حيوة طيبة ثمانين حولا اوقريباً من ذالك"

خزائن ج3 ص443

"فبشرنا ربنا بثمانين سنة من العمر وهو اكثر عددا" میرے رب نے مجھے بشارت دی ہے کہ تیری عمر اسی برس یا اس سے زیادہ ہوگی۔"

خزائن ج19 ص239

خدا نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ سال کم۔

خزائن ج21 ص258

اس طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں ۸۰ برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا تاکہ

لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں۔

خزائن ج17 ص44 خزائن ج17 ص394

جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعین کرتے ہیں۔

خزائن ج21 ص259

مرزا اپنی اس پیش گوئی میں جھوٹا ثابت ہوا وہ اس طرح کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے حالات میں لکھتا ہے: "میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں 1857ء میں سولہ برس یا سترھویں برس میں تھا

خزائن ج13 ص177

اور وفات 26/ مئی 1908ء کو ہے۔

اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ جب اس کے والد مرزا غلام مرتضیٰ فوت ہوئے تو اس کی عمر 35، 34 برس تھی۔ اس نے کہا: "میری عمر 35، 34 برس کی ہوگی جب والد صاحب کا انتقال ہوا۔"

خزائن ج13 ص192

اور مرزا غلام مرتضیٰ کا انتقال 1874ء میں ہوا

خزائن ج18 ص494

نیز اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے۔ "جب سلطان احمد پیدا ہوا اس وقت ہماری عمر صرف سولہ سال کی تھی۔

سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص273

اور سلطان احمد 1856ء میں پیدا ہوا۔

سیرۃ المہدی حصہ دوم ص150

اس حساب سے مرزا غلام احمد قادیانی 1840ء میں پیدا ہوا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا سال ولادت 1839ء یا 1840ء تھا اور سال وفات 1908ء۔ اب آپ حساب کر لیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کل کتنی عمر پائی تھی؟ اگر سال ولادت 1839ء تسلیم کیا جائے تو کل عمر 69 سال بنتی ہے اور 1840ء مان لی جائے تو کل عمر 68 سال کی ہوئی ہے۔

اس کے بعد چند شبہات کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں

شبہ نمبر 1:

يَابَنِيْۤ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

سورۃ الاعراف: آیت 35

ترجمہ: اے اولاد آدم اگر تمہارے پاس تم میں سے ہی پیغمبر آجائیں جو میرے احکام تم سے بیان کریں گے تو تم میں سے جو ان کی مخالفت سے بچ گیا اور اعمال کی اصلاح کر لی تو نہ ان پہ کوئی خوف ہو گا نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے رسولوں کا ذکر ہے۔ لہٰذا جب تک بنی آدم دنیا میں موجود ہیں اس وقت تک نبوت کا سلسلہ جاری رہے گا۔

جواب نمبر1:

یہ خطاب کب فرمایا؟اس آیت کے ماقبل سے اور دیگر آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور سیدہ حوا کو زمین پہ اتاراتو حضرت آدم علیہ السلام کے دور میں موجود آپ کی بلاواسطہ اولاد سے فرمایا اگر تمہارے پاس رسول آجائیں تو ان کی بات ماننا۔اس خطاب کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں بڑے بڑے اولوالعزم پیغمبر تشریف لائے اور سب کے آخر میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بن کر مبعوث ہوئے۔الغرض یہ ماضی کا ایک خطاب تھا جسے قرآن میں نقل کیا گیانہ کہ حضور کے بعد انبیاء کی آمد کی خبر دی گئی۔

یہ بات بھی قابل غور ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرنے والوں سے خطاب فرمائیں تو "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" سے مخاطب فرماتے ہیں اور جب نہ ماننے والوں سے یا سب سے خطاب فرمائیں تو "یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ" سے خطاب ہوتا ہے نہ کہ "یابنی آدم" سے اس آیت مبارکہ میں "یابنی آدم" سے خطاب کیا گیا یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آیت بالا میں حکایت ہے حال ماضیہ کی۔

تنبیہ:

"یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ" کے عمومی سے جو حکم ثابت ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے وہ حکم ہو گا یا نہیں اس میں تفصیل ہے اگر وہ احکام منسوخ نہ ہوگئے ہوں تو اس امت کے لئے بھی وہ احکام ہوتے ہیں۔اور اگر وہ منسوخ ہوگئے یا کوئی ایسا حکم جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس عمومی خطاب میں شمولیت سے مانع ہو تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس عمومی خطاب میں شامل نہ ہو گی۔اس کی مزید تفصیل کتب اصول فقہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

یا پھر یہ خطاب عالم ارواح میں کیا گیا چنانچہ امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری ت310ھ ابو سیار السلمی کا قول نقل کرتے ہیں "إن اللہ جعل آدم وذریته فی کفّه فقال(یا بنی آدم إما یأتینکم رسل منکم یقصون علیهم آیاتی فمن اتقی وأصلح فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون)ثم نظر إلی الرسل فقال(یَا أَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّی بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِیمٌ ....)ثم بثّهم "

جامع البیان طبری سورۃ الاعراف آیت35

ترجمہ: اللہ رب العزت نے سیدنا آدم علیہ السلام اور ان کی تماما اولاد کو اپنے دست قدرت میں لیا اور غیر انبیاء سے فرمایا "یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ" پھر نظر رحمت رسولوں پر ڈالی تو ان کو فرمایا "یاایھا الرسل کلوا من الطیبات۔۔"اس کے بعد ان سب کو پھیلا دیا۔

الغرض اس آیت میں عالم ارواح کے واقعہ کی حکایت ہے جسے قرآن میں نقل کیا گیا۔

جواب نمبر2:

اگر اس آیت سے حضور علیہ السلام کے بعد رسولوں کے آنے کی خبر ہے تو پھر کئی رسول آنے چاہئے اس لئے کہ "رسل" جمع ہے جبکہ مرزااور مرزائی صرف غلام احمد کی نبوت کے قائل ہیں حوالہ جات تمہید نمبر ایک میں گزر چکے ہیں۔

جواب نمبر3:

بالفرض والمحال اگر یہ آیت اجرائے نبوت کی دلیل ہے تو مرزا کی نبوت تب بھی ثابت نہیں ہوتی اس لئے کہ اس آیت میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو خطاب ہے جبکہ مرزا خود کو اولاد آدم ہی نہیں سمجھتا چنانچہ لکھتا ہے

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار (براہین احمدیہ حصہ پنجم، خزائن ج21ص127)

شبہ نمبر2:

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ

سورۃ البقرہ: آیت 4

ترجمہ: متقین وہ ہیں جو آپ پہ اتاری جانے والی وحی پر بھی ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری گئی اور آخرت پر مکمل یقین رکھتے ہیں

اس آیت کریمہ میں گزشتہ انبیاء علیھم السلام اور حضور علیہ السلام پہ اترنے والی وحی پہ ایمان کے ساتھ بعد والی وحی پہ ایمان کا تذکرہ ہے جس سے حضور علیہ السلام کے بعد وحی کا ثبوت ملتا ہے۔

جواب:

قرآن کریم کی متعدد آیات میں لفظ "آخرۃ" الدار کی صفت کے طور پہ لایا گیا مثلاً

وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ

سورۃ الانعام آیت 32

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

سورۃ القصص آیت 83

وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

سورۃ العنکبوت آیت 64

ان آیات سے ثابت ہوا کہ اس جگہ آخرت سے مراد قیامت ہے نہ کہ نئی نبوت ووحی۔ مکمل قرآن میں ایک جگہ بھی وحی یا نبوت کی صفت بنا کے ذکر نہیں کیا گیا۔

امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری ت 310ھ فرماتے ہیں "أما الآخرةُ فإنها صفة للدار كما قال جل ثناؤه وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ"

اس آیت میں لفظ الاخرۃ الدار کی صفت ہے جس طرح سورت العنکبوت کی آیت 64 میں یہ الدار کی صفت ہے۔اس کے بعد مفسر طبری نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما کا فرمان نقل کیا آپ فرماتے ہیں "(وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ) أي بالبعث والقيامة والجنة والنار والحساب والميزان"

جامع البیان طبری سورۃ البقرۃ آیت 4

اس آیت میں آخرت سے مراد دوبارہ اٹھنا، قیامت، جنت، جہنم، حساب وکتاب اور میزان ہے

لہٰذا اس آیت کریمہ میں آخرت کا معن وحی کرنا اور پھر مرزا کی نبوت کو ثابت کرنا قرآنی اسلوب، صحابی کی تفسیر، مفسرین کے اقوال کے سراسر منافی اور تحریف کا ارتکاب ہے اعاذنا اللہ منہ

شبہ نمبر3:

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

سورۃ الصف: آیت 6

ترجمہ: جب حضرت عیسی بن مریم نے فرمایا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اپنے سے پہلے والی کتاب توارت کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد ایک رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جن کا نام احمد ہو گا۔ اس آیت میں حضرت عیسی علیہ السلام نے جس احمد نامی رسول کی بشارت دی ہے اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

جواب:

اس آیت مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس رسول کی بشارت دی ان کا نام نامی اسم گرامی احمد ہے اور حضور علیہ السلام کے نام احمد کا تذکرہ احادیث صحیحہ میں موجود ہے جبکہ مرزا کا نام احمد نہیں بلکہ غلام احمد ہے تو اس میں حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی جارہی ہے نہ کہ کسی "غلام" کی۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں

"أنا بشارة عيسى"

فتح الباری لحافظ ابن حجر باب رویا الصالحین

ترجمہ: میں حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت ہوں۔

نیز یہ بشارت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے "من بعدی" کے ساتھ دی تھی اور یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نبی ورسول بن کر تشریف لائے تو اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مصداق ہوئے۔

شبہ نمبر 4:

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا "لو عاش لکان صدیقا نبیا"

سنن ابن ماجہ باب ما جاء فی الصلاة علی ابن رسول الله صلی الله علیه وسلم وذکر وفاته حدیث نمبر 1511

ترجمہ: اگر ابراہیم زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے۔ مرزائی کہتے ہیں۔ دنیا سے جانے کی وجہ سے حضرت ابراہیم نبی نہیں بن سکے ورنہ نبی بننے کا امکان تو تھا۔

جواب:

سنن ابن ماجہ کے اسی باب میں اس حدیث سے قبل امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث پاک نقل کی ہے جو قادیانی عقیدہ "اجرائے نبوت" کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے۔ حدیث یہ ہے اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں

"قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابنِ ابی اَوفی رَاَئیْتَ ابراھیمَ ابْنَ رسولِ الله صلی الله علیه وسلم قال مَاتَ وَھُوَ صَغِیر ولَوْ قُضِیَ اَنْ یکونَ بعدَ محمد صلی الله علیه وسلم نبیٌّ لَعَاشَ اِبنُہٗ ابراھیم ولٰکن لا نبی بعده"

سنن ابن ماجہ باب ما جاء فی الصلاة علی ابن رسول الله صلی الله علیه وسلم وذکر وفاته حدیث نمبر 1510

ترجمہ: میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کو آپ نے دیکھا تھا؟ عبد اللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ (ابراہیم) چھوٹی عمر میں انتقال فرما گئے اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی بننا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابراہیم زندہ رہتے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہے۔

اسی طرح امام احمد بن حنبل ت 241ھ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ سے ایک روایت لائے ہیں

لَوْ کَانَ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیٌّ مَا مَاتَ ابْنُهُ إِبْرَاهِیمُ

مسند احمد حدیث نمبر 19109

ترجمہ: اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوناہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم فوت نہ ہوتے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کی ان دوحدیثوں سے معلوم ہوا کہ "لوعاش لکان صدیقانبیا" کا مطلب یہ ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی بنناہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم زندہ رہتے۔ وہ اس طرح کہ اگر آپ کے بیٹے حضرت ابراہیم زندہ رہتے اور جوانی کی عمر کو پہنچتے لیکن نبوت نہ ملتی تو سوال پیدا ہو سکتا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام تو نبی بنے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو نبوت کیوں نہیں ملی ؟ اور اگر حضرت ابراہیم کو نبوت مل جاتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونے والا امتیازی وصف باقی نہ رہتا گویا حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہی اس لئے ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ سلسلہ نبوت کو ختم کرنا تھا۔ اللہ رب العزت کی حکمت بالغہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صاحبزادوں کو بچپن میں وفات ہی اس لئے دی کہ نہ تو آپ کی ختم نبوت پر حرف آئے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت مجروح ہو۔ الغرض حضرت ابراہیم کا انتقال ہی ختم نبوت کی وجہ سے ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی نہیں بننا تھا۔

شبہ نمبر5:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لانبی بعدہ"

الدر المنثور للسیوطی سورۃ الاحزاب آیت 40

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اس سے ثابت ہوا کہ سیدہ عائشہ کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبوت جاری ہے۔

جواب:

سبحانک ھذا بھتان عظیم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پہ مروی حدیث پاک موجود ہے

عن عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عليه وسلَّم أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِيْ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ {الحدیث}

کنز العمال ج12 ص121 کتاب الفضائل رقم الحدیث 34994

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا میں انبیاء میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء میں سے آخری نبی کی مسجد ہے۔

اور امام جلال الدین سیوطی ت 911ھ نے بھی یہ قول ختم نبوت کے دلائل میں پیش کیا ہے لہذا اس سے اجرائے نبوت کا نظریہ ثابت کرنا بددیانتی ہے۔ بشرط صحت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کا درست مطلب وہ ہے جو ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری ت889ھ نے یوں بیان فرمایا "وأَمَّا قولُ عائشةَ رضی الله عنها قُولُوْا لِرَسولِ الله صلی الله علیه و سلم خاتَمُ الأنبياءِ ولا تقولوا لا نبي بعدَه فإنها تَذْهَبُ إلى نزولِ عيسى عليه السلام وليس هذا من قولها ناقضاً لقول النبی صلی الله علیه و سلم لا نبيّ بعدى لأنَّه أرادلا نبي بعدى يَنْسَخُ ما جِئتُ به كما كانت الأنبياءُ صلى الله عليهم وسلم تُبْعَثُ بِالنَّسْخِ وأرادتْ هي لا تقولوا إن المسيحَ لا يَنْزِلُ بعدَه"

تاویل مختلف الحدیث لابن قتیبہ ج1 ص188 عنوان حدیثان متناقضان

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو یہ مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو کہو پر یوں نہ کہو کہ آپ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے ہے اور سیدہ عائشہ کا یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث لا نبی بعدی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے

گا جو میری شریعت کو منسوخ کر دے جیسا کہ پہلے انبیاء علیہم السلام گزشتہ شریعت کو منسوخ کرنے کے لیے مبعوث کیے جاتے تھے۔ جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کا مطلب یہ ہے تم یہ نہ کہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نہ آئیں گے (بلکہ وہ آئیں گے)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا لا نبی بعدہ کہنے سے منع فرمانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت سے پہلے یقیناً ہو گا اور " حضور صلی اللہ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں " کے الفاظ سے عوام کو شبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ پھر تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نہیں آئیں گے۔ اس شبہ اور وہم کو دور کرنے کے لیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بعض اوقات ایسا کہنے سے منع فرمایا ہے نہ کہ ختم نبوت کے انکار اور اجرائے نبوت کے اقرار کے لئے۔

شبہ نمبر6:

ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ میں دوبارہ مکہ جا کے مدینہ کی طرف ہجرت کرنا چاہتا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اطمئن یاعم فإنك خاتم المهاجرين في الهجرة كما أنا خاتم النبيين في النبوة"

کنز العمال حدیث نمبر 37340

چچا جان آپ اطمینان رکھیں آپ ہجرت کرنے والوں میں سب سے آخری ہیں جس طرح انبیاء علیہم السلام میں میں آخری نبی ہوں

اگر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے خاتم المہاجرین ہونے کے باوجود ہجرت جاری رہ سکتی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے باوجود نبوت بھی جاری ہو سکتی ہے۔

جواب:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ رہ کر مسلمان ہو چکے تھے لیکن ابھی تک مدینہ منورہ کی طرف ہجرت نہیں کی تھی جب ایک طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کا قافلہ لیکر فتح مکہ کے لئے روانہ ہوئے تو دوسری طرف حضرت عباس رضی اللہ عنہ مکہ سے ہجرت کی نیت سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں ملاقات ہوئی اور آپ نے اپنی آنکھوں سے مکہ فتح ہوتے دیکھا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں "هاجر قبل الفتح بقليل وشهد الفتح"

الاصابہ فی تمییز الصحابہ ترجمہ حضرت عباس

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ سے تھوڑی دیر پہلے ہجرت کی اور آپ فتح مکہ میں حاضر تھے۔

اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے افسوس کا اظہار فرمایا کہ میں تو ہجرت کی فضیلت سے محروم رہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تسلی اور ہجرت کے ثواب کی بشارت دیتے ہوئے یہ فرمایا کہ پریشان نہ ہوں آپ آخری مہاجر ہیں اللہ آپ کو ہجرت کا اجر دیں گے۔ اس لئے کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کی نیت سے سفر کرنے والے آخری مہاجر حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہی تھے کیونکہ فتح مکہ کے بعد مکہ دارالکفر سے دارالاسلام میں تبدیل ہو گیا اور ہجرت دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف کی جاتی ہے۔ تو مکہ مکرمہ سے آخری مہاجر حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہوئے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اے چچا تم آخری مہاجر ہو، تمہارے بعد جو بھی مکہ مکرمہ چھوڑ کر آئے گا اسے مہاجر کا لقب نہیں ملے گا بالکل درست ہے اس کو اجرائے نبوت پہ پیش کرنا سوائے جہالت کے کچھ نہیں۔